بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شذرات

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص امام محمد بن حسن شیبانی (ولادت ۱۳۲ھ وفات ۱۸۹ھ) رحمۃ اللہ علیہ اسلامی فقہ کے بانیوں میں سے ہیں اور ان کی فقہی تصانیف فقہ اسلامی کی اصول اور بنیاد ہیں، مگر یہ عجیب بات ہے کہ ان کی بہت سی کتابوں اور ان کی شروح سے ہمارے علما ناواقف تھے، اور ان کا پڑھنا پڑھانا تو درکنار ان کے نام تک نہیں جانتے تھے، صرف موطا امام محمد، السیر الصغیر کتاب الآثار اور کتاب الحج مطبوع و مشہور تھیں، مگر اس زمانہ میں ہندستان کے علمائے احناف کی مخلصانہ جدوجہد سے امام صاحب کی متعدد نادر و نایاب کتابیں چھپ گئی ہیں، چنانچہ الجامع الکبیر، کتاب الاصل، شرح زیادات الزیادات، کتاب الحجۃ علی المدینہ وغیرہ یہیں سے چھپ کر عالم اسلام میں عام ہو گئی ہیں، حضرت مولانا ابوالوفا افغانی اور حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہاں پوری کو اللہ تعالیٰ اہل علم کی طرف سے بہترین جزا دے کہ ان حضرات نے دیگر ائمہ احناف کی طرح امام محمد کی متعدد کتابوں کو نہایت اعلیٰ پیمانہ پر تعلیقات و حواشی اور شروح کے ساتھ شایع کیا ہے۔

احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد کی طرف سے کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ حضرت مفتی صاحب کے حواشی و شروح کے ساتھ چار جلدوں میں شایع ہو چکی ہے۔ اور اب ہمارے پاس حضرت مفتی صاحب کی قلائد الازہار علی کتاب الآثار کی پہلی جلد آئی ہے، جس میں موصوف نے امام محمدؒ کی کتاب الآثار کی بہترین شرح کی ہے۔ اس طرح کتاب الحجۃ اور کتاب الآثار دو کتابیں مفتی صاحب کی سالہا سال کی علمی و دینی کاوش سے دنیائے اسلام کے سامنے بہترین انداز میں آئی ہے۔ "قلائد الازہار علی کتاب الآثار" کی پہلی جلد بڑے سائز کے ۲۹۰ صفحات میں باب الجہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تک شامل ہے قیمت پندرہ روپیہ ہے۔ جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب دار الافتاء، دار العلوم دیوبند سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس کتاب پر ان شاء اللہ ہم کسی قریبی اشاعت میں مستقل تبصرہ و تعارف لکھیں گے۔

افسوس کہ گذشتہ چند مہینوں میں حجاز مقدس کی تین اہم علمی و دینی شخصیتوں نے وفات پائی، علامہ شیخ سید علوی مالکی مکی، مولانا سید احمد صاحب مدنی اور شیخ محمد نصیف جدہ رحمہم اللہ تعالیٰ، علامہ سید علوی مالکی کے بارے میں لکھا جا چکا ہے، مولانا سید احمد مدنیؒ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی تھے، اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں ہی رہ بس گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی وجاہت و مقبولیت دی تھی سعودی حکومت کے خاص معتمدوں میں سے تھے، دنیاوی جاہ و جلال حاصل تھا اور اثر و رسوخ کے مالک تھے، ترکوں اور شریف مکہ کے زوال اور سعودی حکومت کے اقتدار کے سرد و گرم سے گذرے تھے، مدینہ منورہ میں خاص کر

بہت سے اہم علمی، دینی اور سماجی کام کئے۔ حرم محترم سے خاص شغف تھا، بالالتزام گھر سے مسجد نبوی میں نماز کے لئے آیا کرتے تھے، مدتوں مدرسہ شرعیہ مدینہ منورہ کی سرپرستی کی اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

علامہ محمد نصیف نے تقریباً ستر سال کی عمر میں طائف میں ۲۶ جولائی کو انتقال کیا اور جدہ میں دفن کئے گئے۔ وہ نسلاً ترکی تھے اور ترکوں کے زمانہ میں ان کے آباء و اجداد امیر مکہ کے وکیل ہوا کرتے تھے۔ سعودی حکومت میں انھوں نے اپنی خدمات سے کافی مقبولیت حاصل کی تھی، نیز سعودی حکومت سے ان کے مراسم خصوصی اور گہرے تھے، جدہ کے اعیان واشراف میں بڑے اہم مقام کے مالک تھے کتابوں اور اہل علم سے تعلق تھا، ان کے خاندانی کتب خانہ میں تقریباً سولہ ہزار کتابیں مطبوعہ اور قلمی موجود تھیں، نادر و نایاب کتابوں کی طباعت و اشاعت کا ذوق بہت اونچا تھا، اس سلسلہ میں علمی تعاون کے ساتھ مالی مدد خود بھی کرتے تھے اور دوسروں سے بھی کراتے تھے، ہندستان کے بعض علمی و دینی حلقے بھی انکے اس علمی فیض سے مستفیض ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

اسلامی سنٹر ۱۹۷۱ء

بعض وجوہ کی بنا پر مغل لائن کی طرف سے اس سال سفر حج کا اعلان تاخیر سے ہوا پھر ہندستان کے کئی صوبوں میں سیلاب اور بارش کی تباہ کاری کی وجہ سے حج کی درخواستیں جس رفتار سے چاہیئے نہیں آرہی ہیں۔ بنگال، بہار اور یوپی میں سیلاب اور بارش کی وجہ سے خاص طور سے اسکی رفتار سست ہے۔ ضرورت ہے کہ بعد رمضان کے حجاج کے لئے درخواست کی مدت بڑھائی جائے تاکہ ناگہانی رکاوٹ سے مجبور عازمین حج کے لئے آسانی ہو۔